



فصل شرعی حرمت عمرہ

تألیف

المفت محمد رفیع الدین

لکھنؤ

مکتبہ عویشیہ لاہور

چاہ میوان روڈ لاہور

اس آیت سے کیا ثابت ہوا (۱) پہلے تمام مہاجرین جن میں خلفاء اربعہ داخل ہیں اور انصار اور تاقیامت ان کے شرعی تابع اور ان کی لائن پر چلنے والے سب کے سب ابدی اور دائمی طور پر بہشتی ہیں (۲) یہ کہ اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی (۳) تاقیامت ان کی تقلید اور تابعداری درست و صحیح ہے (۴) ان سے ناراض رہنا شرعاً حرام ہے (۵) ان کی زندگی پاکیزہ کسی وجہ سے قابل اعتراض نہیں (۶) ان کے طریقے کی مخالفت جنت سے محروم رہنے کی دلیل ہے (۷) ان کی پیروی و اتباع کی ترغیب ہے۔

(۲) لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَتَّبِعُونَ فَضْلًا مِنْ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصَرُّونَ إِلَيْهِ وَرَسُولُهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ۔

” غنیمت کا مال ایسے فقراء کے لئے ہے جنہوں نے اسلام کی خاطر ہجرت کی اور اپنے گھروں اور مالوں سے اُن کو نکال دیا گیا اور حالت اُن کی یہ ہے کہ وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے تھے اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے تھے اور ان کی یہ طرز زندگی محض خلوص سچائی پر مبنی تھی۔“

(۳) وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُجْزَوْنَ مِمَّنْ هَاجَرُوا إِلَيْهِمْ وَلَا خُنْ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةٌ مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثَرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شَعْرَ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتْلِحُونَ۔

” اور مال غنیمت ان لوگوں کے واسطے ہے کہ مہاجرین سے پہلے انہوں نے ہجرت اور ایمان کی جگہ میں اپنی سکونت اختیار کی اور وہ ہر ایسے شخص سے جو دین کی خاطر ان کی طرف ہجرت کرتے ہوئے جائے انتہائی محبت کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کو عطا ہوتا ہے اس میں حسد نہیں کرتے بلکہ اس پر راضی ہو جاتے ہیں بلکہ اپنی حاجت پر مہاجرین کی حاجت کو مقدم سمجھتے ہیں اور اپنے حصہ

کا ایشارہ کرتے ہیں اور ہر وہ شخص جو طبعی غل سے محفوظ ہوا وہ قطعاً طور پر

فلاح یافتہ ہے۔“

(۴) وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ۔

” اور مال غنیمت ان لوگوں کے لئے ہے کہ مہاجرین اور انصار کے بعد آنے کے کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے تو بخش دے ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو کہ ہمارے پہلے ایمان سے مشرف ہوئے اور ہمارے دل میں ان کی طرف سے کینہ اور عداوت نہ ڈالنا کہ وہ لوگ ایمان لانے میں ہم سے پہلے آئے والے انصار و مہاجرین اور دیگر صحابہ کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ ہمارا دل ان حضرات کے حسد و کینہ سے پاک صاف رکھے اے ہمارے پروردگار حقیقی کہ تو بڑا مہربان اور رحمت کرنے والا ہے یعنی ہماری یہ دعا قبول فرما۔“

ان آیات سے کیا ثابت ہوا۔ (۱) ان آیات میں مسلمان کی تین قسم بیان کی گئی ہیں۔ (۲) قسم اول میں بیان ہوا کہ مال غنیمت ایسے مسلمان فقراء مہاجرین کو دیا جائے جن کو بلا وجہ اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیا گیا جیسے مکہ معظمہ سے مہاجرین کو نکال دیا گیا۔ (۳) یہ جلا وطنی محض دین کی خاطر ہوئی (۴) یہ مہاجرین اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے متلاشی تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے دین کی مدد کرتے تھے اور یہ مہاجرین حتمی اور قطعی طور پر سچے ہیں (۵) اس میں ترغیب ہے کہ ہجرت اسی طور پر مفید ہے اور اس قسم کے سچے لوگوں کی پیروی موجب نجات ہے (۶) ان کی مخالفت غضب الہی کی موجب ہے اور آخرت کی نعمتوں سے محرومی کی علامت ہے۔ (۷) خلفاء اربعہ بھی چونکہ ان مہاجرین میں داخل ہیں لہذا ان کی پیروی نجات کی مستحکم شکل ہے۔

(۸) قسم دوم میں بتایا گیا ہے کہ مال غنیمت ان کو دینا چاہیے جنہوں نے مہاجرین

سے قبل مدینہ طیبہ کو ہجرت اور ایمان کی جگہ بنا رکھا تھا انصار مدینہ (۹) اور یہ لوگ مہاجرین سے دلی محبت رکھتے ہیں (۱۰) یہ لوگ مہاجرین کی ضروریات زندگی کو ہر اعتبار سے مقدم رکھتے ہیں (۱۱) اپنے حقوق بھی بسا اوقات مہاجرین کو دے دیتے ہیں اور ہر وہ شخص جو کہ حسد اور بغض سے اپنے سینہ کو پاک رکھے دینی فلاح پائیگا (۱۲) ان کی پیروی موجب نجات اور ان کی مخالفت عذاب الہی کو دعوت دینا ہے (۱۳) اور قسم ثالث میں تشریح ہے کہ جو مہاجرین اور انصار کے بعد آئیں گے ان کی اوصاف کریمہ یہ ہیں کہ کہیں گے اے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی معاف یعنی جو ہم سے قبل تحصیل ایمان ایقان میں ہم سے سبقت لے گئے (۱۴) اور ہمارے دلوں میں ان کی نسبت کسی قسم کا حسد و کینہ نہ ڈال بلکہ ہمارے دلوں کی محبت سے لبریز کر دے (۱۵) اے ہمارے پروردگار بلاشبہ تو بڑا مہربان اور رحمت کرنے والا ہے

برادران عزیز! ان آیات مندرجہ بالا کے ترجمے سے آپ نے خیال فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کی کس وضاحت سے اوصاف عالیہ ارشاد فرمائی ہیں کہ وہ صحیح معنی میں ایمان دار تھے اللہ اور رسول کی رضا ان کا معیار زندگی تھا باہمی ہر طرح کی آویزش سے ان کے سینے پاک تھے بھائی بھائی تھے وفاداری کا مجسمہ تھے عدل و انصاف کے پیکر تھے ایک دوسرے کی فلاح و بہبود کیلئے دست بدعا رہتے تھے ان کی راست قدمی نشان ہدایت تھا ان کی محبت اور اتباع و خورج جنت اور جہات ابدی کا پیش خیمہ ہے انکی مخالفت و عداوت ہر طرح کی خیر و برکت سے صریح محرومی ہے اللہ سبحانہ ہم سب کو قرآن مجید پڑھنے اور اس پر چلنے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق مزید عطا فرمائے۔

فضائل خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم

ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور رسولوں کے سوا اہل جنت کے اگلے پچھلے تمام درمیانی عمر کے لوگوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی) اور سندنا ما احمد میں ہے کہ نوح و انان جنت کے بھی سردار ہیں۔ عثمان بن عفانؓ جو دنیا و آخرت میں میرے دوست ہیں اس کو ابو بکرؓ نے روایت کیا ہے اے علیؓ تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے (ترمذی) حضرت علیؓ سے منقول ہے جو مجھ کو ابو بکرؓ اور عمرؓ پر فضیلت دیکھا میں اس کو مفتری کی حد لگاؤ نگار (رجال کشی وغیرہ) فرمایا ابو بکرؓ سے اور میں ان سے ہوں اول ابو بکرؓ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ (فردوس دہلی) فرمایا عثمانؓ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں (ابو نعیم) فرمایا بیشک اللہ نے حق کو عمرؓ کی زبان اور دل پر کر دیا ہے۔ (ترمذی) اور تقریباً چھبیس احکام شریعہ میں آپ کی رائے وحی کے مطابق ہوتی۔ فرمایا اے علیؓ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں (مسلم) فرمایا ابو بکرؓ میرا یار ہے اور یہ لقب ان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں عنایت فرمایا ہے اور میرا منس غار ہے سب کھڑکیاں (جو مسجد میں ہیں) بند کر دو مگر ابو بکرؓ کی رہنے دو۔ (عبداللہ بن احمد) فرمایا میں شباطین انس و جن کو دیکھتا ہوں کہ عمر کے سامنے سے بھاگ جاتے ہیں (ترمذی) فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے (ترمذی) فرمایا حق میرے بعد عثمانؓ الخطاب کے ساتھ ہے جہاں وہ ہو (ترمذی) فرمایا میں نے عثمانؓ کا کما حقہ کلثوم سے نہیں کیا مگر بسبب وحی آسمانی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ہر روز عرفہ عموماً اپنے ملائکہ پر فخر کرتا ہے اور عثمانؓ الخطابؓ پر خصوصاً اور آسمان میں کوئی فرشتہ نہیں جو عمرؓ کی توقیر کرتا ہو اور زمین پر ایسا کوئی شیطان نہیں جو عمرؓ سے بے بھاکتا ہو۔ (ابن عساکر) فرمایا جنت میں ہر نبی کا رفیق ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہے (ترمذی) فرمایا جس کا دلی و مددگار میں ہوں اس کا دلی و مددگار علیؓ ہے۔ (احمد و ترمذی) فرمایا کہ جب عمرؓ اسلام

لائے تو میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ عمر کے اسلام سے فرشتے خوش ہوئے (حاکم)۔
فرمایا عثمان کی شفاعت سے ستر سزار مستوجب نادر بلا حساب جنت میں جائیں گے (ابن
عساکر) فرمایا ان دونوں کی اقتداء اور پیروی کرو جو میرے بعد ہیں یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ
کیونکہ وہ دونوں اللہ کی دراز شدہ دوستی ہیں جس نے اُن کو پکڑا اس نے حلقہ مضبوط
کو پکڑا اس کو انقطاع نہیں ہے اور جل اللہ دین الہی سے کنا ہے (طبرانی)۔
فرمایا ابوبکرؓ اور عمرؓ کی دوستی ایمان ہے اور ان کی دشمنی کفر جو میرے اصحاب کو برا کہے
اُس پر خدا کی لعنت۔ (ابن عساکر)

سامعین باتیں ان احادیث فضائل کے تراجم پڑھ کر آپ اس نتیجہ پر یقیناً پہنچ
گئے ہونگے کہ صحابہؓ قطعی طور پر حضور علیہ السلام کے شیعہ تھے ان میں باہمی کوئی
معقول آویزش نہ تھی وہ آپس میں شہر و شکر تھے اللہ و رسول کے محبوب مرعوب تھے دین
کی خاطر انہوں نے اپنی حیات مستعار کو وقف کر رکھا تھا حسد و کینہ بغض و عداوت
حرص و ہوا عناد و نفاق و بغیرہ اوصاف ذمیمہ سے ان کا سینہ نور خیز ہمیشہ پاک تھا
اوصاف جمدہ عدل و انصاف امانت و دیانت صداقت و حباۃت و تقویٰ
نزاہت و نظافت سلوک و خلوص ایثار و وفار و غیرہ کے پیکر تھے دعا ہے کہ اللہ
تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم

فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ آیا آئے ہی مجھ کو سلام کیا (یہ) آسمان سے اُترا
اس سے پہلے نہ اُترا تھا پس مجھ کو بشارت دی کہ حسنؓ و حسینؓ جو انان بہشت کے
سردار ہیں اور فاطمہؓ زہراءؓ بہشت کی عورتوں کی سردار ہیں (ابن عساکر)۔

فرمایا کہ حسنؓ و حسینؓ دنیا میں میرے باغ کے دو پھول ہیں۔ (ترمذی) حضور علیہ
السلام صبح کے وقت گھر سے باہر تشریف لائے اور صوف کا ایک کبیل اٹھے ہوئے
تھے جس پر کجاوہ شتر کی صورت کے نقش تھے کہ حسنؓ ابن علیؓ آگئے آپ نے انکو کبیل

میں لے لیا پھر حسینؓ آئے اُن کو بھی داخل کیا پھر حضرت فاطمہؓ زہراءؓ تشریف لائیں
اُن کو بھی اسی میں داخل کیا پھر حضرت علیؓ آئے اُن کو بھی اسی میں لے لیا اور یہ آیت
پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ۔

”اے اہل بیت اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تمہاری پلیدی دُر کر دے“ (مسلم) یعنی
پہلی مرتبہ یہ آیت ازواج مطہرات کے لئے نازل ہوئی اور اب دوسری مرتبہ
بطریق اولیت ان نفوس اربعہ طاہرہ کے حق میں۔ فرمایا مجھ کو (نبی اہل میں زیادہ محبوب
فاطمہؓ ہیں۔ (ترمذی) فرمایا کہ حسنؓ و حسینؓ دونوں عرش کے گوشوائے ہیں اور اسکی
زینت (طبرانی) فرمایا جو حسنؓ و حسینؓ کو دوست رکھتا ہے وہ مجھ کو دوست رکھتا
ہے اور جو اُن کو دشمن جانتا ہے وہ مجھ کو دشمن جانتا ہے (ابن ماجہ) فرمایا میرے
اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے نوحؑ کی کشتی ہو اس پر سوار ہو گیا وہ ہلاک ہونے سے
بچ گیا اور جو رہ گیا اور سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا یعنی جو ان سے محبت رکھتا ہے اور
ان کی محبت اور موافقت کرتا ہے خدا کی نصرت اور حمایت میں آجاتا ہے (ترمذی)
بزانہ فرمایا کہ میں نے اپنے اللہ سے سوال کیا جو کہ بزرگ ہے کہ میں اپنی امت میں سے
کسی سے نکاح نہ کروں اور نہ کوئی میری امت میں سے نکاح کرے مگر وہ جنت
میں میرے ہمراہ ہو پس خدا تعالیٰ نے مجھ کو یہ بات عطا فرمائی (طبرانی و حاکم)
فرمایا تم میں پلصراط پر زیادہ ثابت قدم وہ شخص ہے جس کو میرے اہل بیت اور اصحاب
کی محبت زیادہ ہے۔ (ابن عدی فردوس) فرمایا یہ دو یعنی حسنؓ و حسینؓ میرے نواسے
ہیں الہی میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان کو دوست رکھو اور جو ان
کو دوست رکھے اس کو دوست رکھو (ترمذی) فرمایا اللہ کو دوست رکھو اسلئے کہ
تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور اللہ کی دوستی کی وجہ سے مجھ کو دوست رکھو اور میری
دوستی کی وجہ سے میرے اہل بیت کو۔ (ترمذی)۔

اللہ کریم — کے فضائل

امام زین العابدین بن حسینؓ سے صحیفہ کا ملہ جو کہ شیعہ کے ہاں بڑی معتبر کتاب ہے۔

میں یوں منقول ہے: ترجمہ ہے خدا! اصحاب سب پیغمبروں کے کہ کفار کی تکذیب کے وقت ان لوگوں نے انبیاء کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے۔ ان کو تو مغفرت اور رضامندی کے ساتھ یاد فرما اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت باقی سب پیغمبروں کے اصحاب پر ہے اور جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سزاوار انبیاء ہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اصحاب باقی سب پیغمبروں کے اصحاب کے سردار ہیں (تو اس واسطے لئے حق میں جناب امام زین العابدین نے خاص طور پر یہ دعا فرمائی) اے خدا! خصوصاً اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت نوازش فرما اور ان لوگوں کو مغفرت و بخشش کے ساتھ یاد فرما۔ اور وہ صحابہ جنہوں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ اچھی صحبت رکھی اور حق صحبت بجالائے اور وہ لوگ کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی مدد میں اپنا مال و جان بہتر طور پر صرف فرمایا اور حضور علیہ السلام کو اپنے درمیان لے لیا اور دشمنوں کے شر سے حضور علیہ السلام کی محافظت کی اور آپ کی خدمت کی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونے میں جلدی کی اور آپ کی دعوت اسلام کو جلد قبول کر لیا۔ اور حضور علیہ السلام کا کلمہ اور دین ظاہر کرنے میں اپنی عورتوں و بچوں کو چھوڑ دیا یعنی ہجرت کی، اللہ کیلئے اور کوئی دنیاوی غرض نہ تھی۔ اور استحکام دین کے لئے اپنے باپ دادوں کے ساتھ اور لڑکوں کے ساتھ جنگ و جدال کی اور حضور علیہ السلام کی مادی اور بوجہ خدمت وہ لوگ کفار پر غالب آ گئے۔

ناظرین گرام! ادنیٰ عقل والا بھی جانتا ہے کہ یہ مجھو عہ بالا اوصاف جمیع صحابہ کے ہیں جو کہ مہاجرین اور انصار کا مجھو عہ ہے سب نے مل کر آپ کی مدد کی برادریوں سے لڑے استحکام اسلام کے لئے ہر طرح کی قربانی میں پیش پیش تھے، یہ نہیں کہ صحابہ سے صرف دو چار کے واسطے یہ سارا کام سرانجام پا گیا، اور یوں کہا جائے کہ صرف مقداد جابر ابوذر سے فتوحات اور استحکامی حدود حاصل ہوئیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ غزوہ بدر میں ۳۱۳ صحابی حاضر ہوئے اور جنگ احد ہزار صحابی

موجود تھے اور جنگ حنین میں بارہ ہزار صحابی تھے اور تبوک میں تیس ہزار ایسے ہی اکثر غزوات میں ہزاروں صحابی موجود ہوتے اور سب کے سب مصروف مدد و نصرت میں رہتے اور سب کو مجموعی طور پر غلبہ حاصل ہوتا تھا۔

ثابت ہوا کہ امام زین العابدین کا مسلک یہ ہے کہ سب صحابہ کی مغفرت ہوتی اور سب صحابہ بہشتی ہیں اور لائق مدح و ثنا انہوں نے حضور علیہ السلام کے ارشادوں پر اپنی جانوں اور مالوں کو صرف کر دیا ان کے خلوص و صحیح جذبات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا اور ان کی مغفرت کا اعلان فرمایا اور ابدی طور پر اپنے جوار رحمت میں ان کو ٹھکانا عطا فرمایا اور ان کی اتباع کی ترغیب دی ان کے نظریات کو سراہا اور ان کی شان امتیاز کا اظہار کیا حضور علیہ السلام نے ان کی مخلصانہ خدمات کو پسند فرمایا ان سے راضی ہوئے اور ابدی طور پر حیات طیبہ سرمدیہ سے مالا مال ہونے کا مشورہ سنایا اور ان کے قول و فعل کو حجت اور باعث نجات قرار دیا۔ ان کی محبت کو ایمان اور ان کی عداوت کو کفر و نفاق بتایا ہر طرح سے ان کے روابط کو نظر استحسان دیکھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید اور حدیث شریف اور اقوال ائمہ رشد ہدایت پر چلنے کی توفیق عنانت فرمائے۔ آمین ثم آمین

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵	خطبہ و سبب تالیف	۲۲	قرآن مجید میں ماتم کا حکم اور شہداء کی زندگی
۶	کتب اہل سنت جن سے مدد لی گئی ہے	۲۵	شیعہ تفسیروں سے ماتم کا حکم اور ہمیں بدعتیں
۶	کتب اہل تشیع	۲۹	حدیث میں شہداء کی زندگی
۷	تمہید ضروری	۳۲	احادیث میں ماتم کا حکم
۷	کتب شیعہ صرف شیعوں پر الزام ہیں	۳۸	حضرت علی مرتضیٰ سے ماتم کا حکم
۸	الاستفتاء	۴۱	حضرت امام حسن و امام حسین سے ماتم کا حکم
۹	الجواب الصحیح	۴۲	حضرت امام زین العابدین سے ماتم کا حکم
۹	الفاظ زیر بحث کی تشریح	۴۲	حضرت امام جعفر صادق سے ماتم کا حکم
۹	ماتم کے معنی	۴۳	علماء کرام سے ماتم کا حکم
۹	جزع کے معنی	۴۳	ماتم مردہ کا حکم
۹	فرع کے معنی	۴۵	خلاصہ ارشادات مذکورہ بالا
۹	ندبہ کے معنی	۴۶	شریعت میں سیاہ اور ماتمی لباس کا حکم
۱۰	نوعہ کے معنی	۴۷	سیاہ لباس فرعونی لباس ہے
۱۰	بکاء، دلدل، تعزیت	۴۷	سیاہ لباس خدا کے دشمنوں کا لباس ہے
۱۱	تعزیت مردہ، تعزیت امام حسین	۴۷	اور اس میں نماز مکروہ ہے
۱۲	تعزیت روحانی امام حسین	۴۷	مردہ ماتم کی ابتدا
۱۲	تعزیت جسمانی امام حسین اور تعزیت مردہ	۴۹	شریعت پاک میں تعزیت مردہ یعنی
۱۲	تعزیت کی مردہ ابتداء	۵۳	تعزیت جسمانی کا حکم
۱۳	زیارت، اثبات حکم کا نتیجہ اور اس کے پانچ طریقے اور شرعی کے انکار کا نتیجہ	۵۶	نماز پڑھنے سے عاشرہ کے سب
			عمل ضائع ہو جاتے ہیں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۷	ماتمی تشیع اور اہل سنت کی ماتمی	۵۷	کر بلا میں دسویں محرم تک پانی میسر رہا
۵۹	تغزیہ و تعزیت اور سنہ امام کا تشیع	۵۹	جوابات شرعی و دلیل کے خلاف ہو
۶۰	نفس تشیع کا شرعی ماتم اور	۶۰	وہ مردود ہے
۶۰	چھ دلیلوں سے ناجائز ہے	۶۰	شیعی تصریحات و روایات کے مندرجہ ذیل
۶۰	نفس و الجناح اور گہوارہ	۶۰	محرقات ہوتے
۶۲	حضرت علی اصغر کا شرعی حکم	۶۲	کر بلا کی شرافت اور اس کا حج
۶۲	اور یہ چار دلیلوں سے ناجائز ہے	۶۲	کر بلا کا مرتبہ کعبہ سے زیادہ ہے
۶۲	محررم کی ہندی کا حکم اور یہ	۶۲	رواجی تعزیہ وغیرہ کی غرض و غایت
۶۲	تین دلیلوں سے ناجائز ہے	۶۲	اور اس کی تین صورتیں
۶۲	تغزیہ میں ماتمی حکم کا حکم اور	۶۲	قتل امام کی ایک اور وجہ
۶۲	یہ دو دلیلوں سے ناجائز ہے	۶۲	تغزیہ وغیرہ کے ساتھ شامل ہونے اور
۶۲	ماتمی حکم پر چرچہ امام کا حکم اور	۶۲	ناجائز مجلسوں میں جانے کا حکم
۶۲	یہ دو دلیلوں سے ناجائز ہے	۶۲	قرآن شریف میں ناجائز مجلسوں
۶۲	عقلی دلیلوں سے تغزیہ وغیرہ کی	۶۲	میں جانے کا حکم
۶۲	محالیت جو کہ تقریباً دس ہیں	۶۲	حدیث شریف میں ناجائز مجلسوں میں جانے کا حکم
۶۲	اہل بیت اور صحابہ کرام کے باہمی تعلقات	۶۲	غیر شرعی مجلسوں میں جانے کے متعلق
۶۲	سب اہل بیت اور صحابہ حضور	۶۲	شیعہ علماء اور مجتہدین کا حکم
۶۲	علیہ السلام کی امت ہیں	۶۲	نامحرم عورتوں کو دیکھنے کا حکم
۶۲	مذہب شیعہ میں یہ امام رسول پاک کی امت	۶۲	گناہ کبیرہ کو نہ ہیں اور اس کی تعریف
۶۲	علیہ وسلم کے برابر ہیں اور سب عالم میں تفسیر	۶۲	تبارک نماز کی سزا
۶۲	کر بلا میں پانی نہ ملنے کا خیال دو وجہ سے غلط ہے	۶۲	ناجائز چیز میں مدد کرنی کیسی ہے
۶۲	خلاصہ ان شیعی روایات کا کیا ہوا	۶۲	گناہ کبیرہ کی تعریف

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۰۳	گناہ کبیرہ کی سزا	۱۱۴
۱۰۴	نارنگی کی سزا	۱۱۹
۱۰۴	اندر ابلیس کا ڈھکی چھکی رکھنے کا حکم	
۱۰۵	راڈھی کٹر و ناخوشگوارانا حرام ہے	
۱۰۵	نا جائز مجلسوں میں جانے کا علماء اہلسنت کا حکم	
۱۰۶	یہاں خلاف شرع باتیں ہوں وہ جگہ ناپاک ہے	
۱۰۶	ایسا جس نیت اور صرف شیعہ ہونا	
۱۰۶	نجات کے لئے کافی ہو سکتا ہے	
۱۰۹	نامی مجلسوں میں ننگے سر جانیکا حکم	
۱۰۹	اس بیت کا بار پر وہ دمشق کو جانا	
۱۱۰	فائل شدہوں پر اہل بیت کی لعنت پھیلنا	
۱۱۱	عجم میں سیلیس اور نیازیں شریعت کی نظر میں	
۱۱۲	نا جائز باتوں میں مدد کرنی حرام ہے	
۱۱۲	نامی حضرات اپنی خواہش کے پیرو ہیں	
۱۱۳	شہداء کو ایصال ثواب جائز ہے	
۱۱۴	نام کے جائز ہونے کی دلیلوں کا رد اور جواب	
۱۱۴	دلیل ۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور انہیں	
۱۱۴	اہلیت رکھنے ہیں اور انہوں نے ماتم کیا	
۱۱۴	دلیل ۲۔ قرآن شریف کی رو سے رونا	
۱۱۴	جائز ہے جواب مفصل ہر آیت کا	
۱۱۴	دلیل ۳۔ قرآن مجید میں علم کا اظہار جائز	
۱۱۴	قرار دیا گیا ہے جواب تین طرح پر	

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۳۲	تہج وغیرہ کا اظہار خلاف شرع ناجائز ہے	۱۳۵
۱۳۲	کر بلا میں امام حسین کے مقابلہ میں	
۱۳۲	سب حضرات شیعہ ہی تھے	
۱۳۴	مضمون خطوط شیعان اہل کوفہ	
۱۳۴	خطوط موصولہ کی تعداد	
۱۳۵	سامان جنگ حضرت امام حسین کے	
۱۳۵	ہجیرے بھائی حضرت امام مسلم کی کوفہ کو روانگی	
۱۳۵	حضرت امام مسلم کا ورو کوفہ اور	
۱۳۵	شیعان کوفہ کی تعداد و بیعت	
۱۳۵	حضرت امام حسین کی کوفہ کو روانگی	
۱۳۵	حضرت مسلم کی شہادت اور شیعان	
۱۳۵	کوفہ کی غداری	
۱۳۸	حضرت امام کا کر بلا میں تشریف فرما ہونا	
۱۳۹	کر بلا میں امام حسین کو شہید	
۱۳۹	کرنے والے سب شیعہ تھے	
۱۴۱	شیعان کوفہ بے وفائے آخر کیوں	
۱۴۱	حضرت امام حسین کو شہید کیا	
۱۴۱	اور اس کی تین صورتیں	
۱۴۲	تقیہ کیا شے ہے	
۱۴۲	شیعہ مذہب میں نو حصہ تقیہ ہے	
۱۴۲	تعریف تقیہ کہ وہ جھوٹ ہے	
۱۴۲	تقیہ کی اہمیت اور اس پر ثواب	
۱۴۵	تقیہ شیعہ کا معنی جھوٹ ہے	
۱۴۶	تقیہ شیعہ ناقابل عمل ہے	
۱۴۸	مفہوم تقیہ میں غلط فہمی کا ازالہ	
۱۴۸	شرعی طور پر تقیہ کی حقیقت کا خلاصہ	
۱۴۸	تقیہ شیعہ جھوٹے پر کوئی عمل	
۱۴۸	مفید اور موجب نجات نہیں	
۱۵۰	شیعہ حضرات امام اہل بیت کی نظروں میں	
۱۵۰	قرآن و حدیث کی رو سے شیعوں میں	
۱۵۰	کنز و نفاق کے اوصاف ہیں	
۱۵۱	شیعہ اماموں کے منکر ہیں	
۱۵۱	مخلص اور پکا شیعہ ایک بھی نہیں	
۱۵۱	شیعہ اہلبیت اور ان کی اولاد کے دشمن ہیں	
۱۵۱	ان میں علی دلی اللہ و وصی یا رسول اللہ	
۱۵۱	وغیرہ برہانے والے ملعون علی شیعہ میں	
۱۵۵	کیا شیعہ کہلانا باعث فخر ہے	
۱۵۵	لفظ شیعہ کا استعمال اور اس کے اصلی معنی	
۱۵۵	شیعوں کا اصلی اور خدائی نام	
۱۵۵	شیعوں کا اصلی لقب رضی تھا جو	
۱۵۵	عطا الہی تھا	
۱۵۵	لفظ شیعہ صدر رسول میں کسی نہ بھی	
۱۵۵	معنی میں استعمال نہیں کیا گیا	

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۵۸	کسی گروہ پر لفظ شیعہ لگانے کی ریت	۱۵۸
۱۵۹	دوسری فقہ شہادت امام حسین کے بعد	۱۵۹
۱۶۰	حضرت علی کے نزدیک ہمیر عادیہ نہیں تھے	۱۶۰
۱۶۱	صحابہ اور ائمہ اہل بیت کا مذہب ایک تھا	۱۶۱
۱۶۲	اشنا عشریہ اور امامیہ لقب کی ابتداء	۱۶۲
۱۶۳	لقب اہل سنت و جماعت کا ثبوت	۱۶۳
۱۶۴	حضرت علی کے متعلق افراط و تفریط	۱۶۴
۱۶۵	ناجانزبے	۱۶۵
۱۶۶	شیعہ کتب میں اہل سنت و جماعت کے حق ہونے کی تصریح موجود ہے	۱۶۶
۱۶۷	ائمہ اہل بیت سب سنی مذہب تھے	۱۶۷
۱۶۸	حضرت علی کے نزدیک صحابہ مثلث	۱۶۸
۱۶۹	کی خلافت حق ہے	۱۶۹
۱۷۰	جماع امت حق ہے	۱۷۰
۱۷۱	صحابہ ثلاثہ حضرت علی کی نظر میں	۱۷۱
۱۷۲	ائمہ اہل بیت کا ارشاد کہ ہم سنی ہیں	۱۷۲
۱۷۳	دلیل ۱۷۱ اور جواب تین طور پر	۱۷۳
۱۷۴	شیعوں کو مذہبی تبلیغ کرنا منع ہے	۱۷۴
۱۷۵	اور جو کرے گا ذلیل ہوگا	۱۷۵
۱۷۶	شیعی روایات کی بنیاد پر شہادتیں	۱۷۶
۱۷۷	ائمہ اسلام زندہ نہیں ہوا	۱۷۷
۱۷۸	شیعوں کا دو مرتبہ مرند ہونا	۱۷۸
۱۷۹	ایک دفعہ حضور علیہ السلام کے وصال پر	۱۷۹
۱۸۰	دوسری فقہ شہادت امام حسین کے بعد	۱۸۰
۱۸۱	ائمہ کے نزدیک کوئی غلصہ شیعہ نہیں	۱۸۱
۱۸۲	حضرت علی وغیرہ نے حضرت	۱۸۲
۱۸۳	صدیق لکڑ کی بیعت کی	۱۸۳
۱۸۴	حضرت امام باقر کو نہیں موسیٰ شیعہ نہ تھے	۱۸۴
۱۸۵	بوقت امتحان سب شیعہ فیل	۱۸۵
۱۸۶	دلیل ۱۸۴ حضرت شاہ عبد العزیز	۱۸۶
۱۸۷	سے ماتم کا جواز جواب تین طرح پر	۱۸۷
۱۸۸	حضرت ملا احمد رومی سے ماتم کا جواز	۱۸۸
۱۸۹	جواب ایک طرح پر	۱۸۹
۱۹۰	مولوی عبدالحی سے ماتم کا جواز جواب	۱۹۰
۱۹۱	تین طرح پر	۱۹۱
۱۹۲	جلس شہادت کی ممانعت کی وجہ	۱۹۲
۱۹۳	ایک اعتراض کا جواب	۱۹۳
۱۹۴	دلیل ۱۹۳ ماتم میں سر پہنک ڈالنی	۱۹۴
۱۹۵	جانزبے جواب پانچ طریقوں پر	۱۹۵
۱۹۶	دلیل ۱۹۴ حدیثوں سے نوحہ و ماتم	۱۹۶
۱۹۷	ثابت ہے جواب تین طرح پر	۱۹۷
۱۹۸	دلیل ۱۹۷ فتاویٰ عالمگیریہ سے	۱۹۸
۱۹۹	تغزیہ کا ثبوت جواب چار طرح پر	۱۹۹
۲۰۰	دلیل ۱۹۹ تغزیہ شعائر اللہ میں داخل	۲۰۰
۲۰۱	جواب چھ طرح پر	۲۰۱

صفحہ	مضمون	صفحہ
۲۰۱	تغزیہ کو ذنبہ اسمعیل علیہ السلام کی	۲۰۱
۲۰۲	طرح کہنا دو وجہ سے غلط ہے	۲۰۲
۲۰۳	دلیل ۲۰۲ تغیر معالم التنزیل و	۲۰۳
۲۰۴	برینادی وغیرہ سے تغزیہ کا ثبوت	۲۰۴
۲۰۵	دلیل ۲۰۴ بخاری وغیرہ سے تغزیہ	۲۰۵
۲۰۶	کا ثبوت جواب پانچ طرح پر	۲۰۶
۲۰۷	دلیل ۲۰۶ محمل مصری سے تغزیہ کا	۲۰۷
۲۰۸	ثبوت اور جواب دو وجہ پر	۲۰۸
۲۰۹	دلیل ۲۰۸ حدیث سے تغزیہ کا	۲۰۹
۲۱۰	ثبوت جواب دو طرح پر	۲۱۰
۲۱۱	دلیل ۲۱۰ شہادت امام کے بعد	۲۱۱
۲۱۲	مختلف آثار ظاہر ہونے سے ماتم کا	۲۱۲
۲۱۳	ثبوت اور اس کا جواب	۲۱۳
۲۱۴	دلیل ۲۱۳ عیسائی عورتیں حضرت	۲۱۴
۲۱۵	عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کی تعظیم	۲۱۵
۲۱۶	کرتی ہیں لہذا جو روضہ امام کی نقس	۲۱۶
۲۱۷	ہے جائز تعظیم ہے اور جواب	۲۱۷
۲۱۸	دلیل ۲۱۷ تغزیہ سے غیر مسلموں پر	۲۱۸
۲۱۹	ایک رعب پڑتا ہے	۲۱۹
۲۲۰	دلیل ۲۲۰ مزعمی فوائد شہادت	۲۲۰
۲۲۱	اور ان کے جوابات شہادت امام	۲۲۱
۲۲۲	میں بہت فائدہ سے ہیں لہذا اس کی	۲۲۲
۲۲۳	یادگار بصورت تغزیہ ضروری چاہیے	۲۲۳
۲۲۴	فائدہ ۲۲۳ ذبح عظیم سے مراد آ کی	۲۲۴
۲۲۵	شہادت نہ کہ اسمعیل علیہ السلام کی جواب	۲۲۵
۲۲۶	تین طرح پر	۲۲۶
۲۲۷	فائدہ ۲۲۶ شہادت امام سے رسول	۲۲۷
۲۲۸	کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کی	۲۲۸
۲۲۹	تکمیل ہوئی جواب تین طرح پر	۲۲۹
۲۳۰	فائدہ ۲۲۹ شہادت امام سے اسلام کو	۲۳۰
۲۳۱	فائدہ ہوا جواب دو طرح پر	۲۳۱
۲۳۲	فائدہ ۲۳۱ شہادت امام سے شیعوں	۲۳۲
۲۳۳	کو فائدہ پہنچا جواب پانچ طرح پر	۲۳۳
۲۳۴	تغزیہ کی شرعی و عقلی حرمت کے بعد	۲۳۴
۲۳۵	اس کا جواز کیا؟	۲۳۵
۲۳۶	شیعہ حضرات ضروریات دین کے منکر	۲۳۶
۲۳۷	ہیں	۲۳۷
۲۳۸	شیعہ کتب سے شیعہ حضرات کا ضروریات	۲۳۸
۲۳۹	دین سے منکر ہونے کا ثبوت	۲۳۹
۲۴۰	اہل اسلام اہلسنت کو شیعہ حضرات	۲۴۰
۲۴۱	اپنی زبان سے کافر کہہ کر خود اسلام سے	۲۴۱
۲۴۲	خارج ہو گئے	۲۴۲
۲۴۳	کیا ایسے غالی شیعہ حضرات کی توبہ	۲۴۳
۲۴۴	قبول ہو سکتی ہے	۲۴۴

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۰	کمال الوہیت کا انکار		شیعہ عورت کا نکاح غیر شیعہ اور
۲۲۱	ختم نبوت کا انکار	۲۱۰	سنی سے حرام ہے
	شیعہ اور رافضیوں کے متعلق		کیا سنی عورت کا نکاح رافضی
۲۲۲	سلف صالحین کے ارشادات	۲۱۲	شیعہ سے ہو سکتا ہے ؟
۲۲۳	فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم		حضرات اہل بیت اور سادات کرام
۲۲۴	فضائل خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم	۲۱۳	اہل سنت و جماعت کی نظر میں
۲۲۸	فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم		شرعی طور پر کون سے مستحق
۲۲۹	انہ کرام کے فضائل	۲۱۴	عزت ہیں
۲۳۱	مصنف کی دیگر تصانیف	۲۱۸	بجائے تعزیر اور کیا کرنا چاہیے
۲۳۲	فہرست مضامین	۲۱۹	روزِ عاشورہ کے فضائل و احکام
	تمت بالتحسیر	۲۲۰	فرقہ شیعہ رافضیہ کے بعض عقائد